دفع طاعون
مناجات برائے

طبعزاد آباد

سنہ ۱۳۳۵

غرہ صفر المظفر

در مطبع محبوب شاہی

سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

معروضہ

معزز ناظرین!

بندہ اون شاعروں مین نہین ہے جنکا اوڑھنا بچھونا شاعری ہے مین اپنے استاد کے رنگ مین ہون طبیعت حاضر ہی اور جی چاہا تو کچھ کہہ لیا ورنہ خیریت لنت گوئی سے امور وقتی پر کچھ ہے الحمد للہ طبیعت مائل بھی ہے بطرف حضرت سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین کچھ عرض کر لیا کرتا ہون۔

اختلاف آب ہوا نے اندنون جو رنگ پیدا کیا ہے اسکے متعلق بعض احباب نے مجبور کیا کہ کوئی مناجات لکھو میرا کلام اس قابل تو ہے نہین کہ آپ ایسے لایق حضرات کے سامنے پیش کیا جائے مگر چونکہ اکثر عربی دعائین چھپ چکی ہین لہذا مناسب معلوم ہوا کہ ایک آدھ دو مناجاتین بھی طبع کر دیجائے کیونکہ ہماری مادری زبان عربی نہین ہے اکثر لوگ اوسکو سمجھ نہین سکتے اور دعا وہی زیادہ تر پر اثر ہوتی ہے جو سمجھکر مانگی جائے۔ امید ہے کہ یہ مناجات کسی صاحب نظر کی نظر سے گذر جائے یا کسی دل جلے کی زبان سے نکلجائے تو مقبول ہو۔ اور بلائے طاعون ہمارے ملک سے دور ہو

خاکسار

مرزا احمد اللہ بیگ آبادی صیغہ دار محکمہ مالگذاری سرکار عالی خلف حضرت مرزا رحمت اللہ بیگ صاحب استاد علیہ الرحمۃ بیگ صاحب مددگار سپہ سالار

٦٨٩
٩٢

باب
دافع البلیا

مسدس لطیف مناجات طبعزاد احقر العباد مرزا احمد اللہ بیگ آبا و تلمیذ حضرت ناظم ظلہ العالی

خداوندا جلی کیسی ہوا ہے
ہمارے بد عمل کی گو سزا ہے
بڑی موذی یہ طاعونی بلا ہے
مگر بندون کی تجھسے التجا ہے
ہماری عفو کر تقصیر یا رب
طفیل شبر و شبیر یا رب

نہین ہے دل کو لطف زندگانی
ہوا ہے عیش اب قصہ کہانی
کلیجہ ہو گیا فکرون سے پانی
بحق مصطفے کر مہربانی
نہ کیون تجھسے کہین جو مدعا ہے
کہ ہم بندے ہین تیرے تو خدا ہے

عجب آیا مصیبت کا زمانہ
جدھر سنیے یہی ہے بس فسانہ

کہ ہر دل میں غم کا ہے نشانہ
گھروں سے ہوگئے جنگل کو روانہ

یہ حالت رحم کے قابل ہے یارب
تری مٹھی میں ہر اک دل ہے یارب

خداوندا تو رحمت کی نظر کر
بلا طاعون کی آئی ہے سر پر

بحق مصطفےٰ و آل اطہر
بچا بندوں کو اب اے بندہ پرور

مرض کا خوف سب دل سے نکل جائے
بلائے ناگہانی سر سے ٹل جائے

ذرا تو دیکھ لے حالت ہماری
پریشان ہے تری مخلوق ساری

تسلی دے ہے سب کو بیقراری
ہے تیرے رحم کی امیدواری

غرض ہے یہ ہماری التجا سے
تو خالق ہے بچا لے اس بلا سے

جو ہم پر قہر و آفت ہی خدایا
بہت ہم کو ندامت ہے خدایا

ہماری ہی یہ شامت ہے خدایا
نبیؐ کی تیرے امت ہی خدایا

خطا کو عفو کر صدقہ نبیؐ کا
کرم کر واسطہ مولا علیؓ کا

خدایا دیکھہ بندون کی تباہی
ہے تو ہی شہ تجھے زیبا ہے شاہی

عدم کو ہو رہے ہین روز راہی
رسول اللہ کا صدقہ الٰہی

بلا یہ دور ہو ملکِ دکن سے
رہین محفوظ سب رنج و محن سے

الٰہی خلق اب مسرور ہو جائے
سپاہی و ملکی سب کا خوف ہو جائے

جو طاعونی مرض ہے دور ہو جائے
یہ قہر اگہر سے بس پرنور ہو جائے

ہے موقع جان و دل کے اب ضرر کا
بچا لے واسطہ خیر البشرؐ کا

مقر ہین ہم جو یہ قہر و غضب ہے — ہماری معصیت اسکا سبب ہے
ترے بندے ہین ہم تو سبکا رب ہے — ولی کا تیرے جب حیدر لقب ہے

بچے طاعون سے اب حیدر آباد
رہے محفوظ یارب حیدر آباد

معافی کے لئے ارشاد کردے — الٰہی فکر سے آزاد کردے
ہوے ویران جو گھر آباد کردے — ہین سب ناشاد اتنو شاد کردے

قسم تجکو علی موسی رضا کی
دہائی ہے محمد مصطفےٰ کی

الٰہی یہ بلائے جانستان ہے — کہ اس سے ہر طرف شور و فغان ہے
صدائے الحذر ہے الاماں ہے — یہی آباد کا وردِ زبان ہے

بحقِ شیخ دین معروف کرخی
نگہ داری ز آفت ہائے چرخی

قطعہ

ہراساں آجکل ہیں حیدرآبادی وزرا دیکھو
خدا کے واسطے اکبار محبوب خدا دیکھو

مدد اب باطنی جلدی معین الدین ہوجا
پریشان کررہی ہے سخت طاعونی بلا دیکھو

۱۲ / ۲

قطعہ

آباد مصطفیٰ کا ازل سے غلام ہے
کہتے ہیں جسکو نعت وہ اوسکا کلام ہے

شکر خدا کہ خانۂ دل میں حضور ہیں
آباد گھر ہے اسلیے آباد نام ہے

آباد